سوال

طلاق کی نیت سے شادی کرنے کا حکم کیا ہے، کچھ عرصہ کےلیے ایک شخص مسافر ہواور شادی کرلے تواس کی نیت میں ہوکہ جب واپس اپنے ملک جائے گا توطلاق دے دے گا کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

کچھ علماء کرام طلاق کی نیت سے شادی کرنا باطل قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ وقتی شادی ہے اس لیے متع کے مشابہ ہوئی

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کی بھی یہی رائے ہے ہم نے ان کا فتوی سوال نمبر (91962) کے جواب میں نقل کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں

اور کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ شادی صحیح ہے لیکن یہ حرام اس لیے ہے کہ اس میں دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے کیونکہ اگر عورت اوراس کے ولی کواس کا علم ہوجائے کہ وہ شخص طلاق کی نیت سے شادی کررہا ہے کہ کچھ ایام یا مہینے یا سال کے بعد اسے طلاق دے دے گا تو وہ اس شادی کی موافقت ہی نہیں کرینگے

اس رائے کے حامل علماء میں شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں، ان سے دریافت کیا گیا :

ایک شخص کسی دوسرے ملک جانا چاہتا ہے کیونکہ اس کی ڈیوٹی وہاں لگی ہے اور وہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنے کےلیے کچھ عرصہ کےلیے شادی کرے اور بعد میں طلاق دے دے لیکن بیوی کو نہ بتائے کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس شادی کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" طلاق کی نیت سے اس نکاح کی دو حالتیں ہیں :

یا تو عقد نکاح میں شرط رکھی گئی ہو کہ یہ نکاح ایک ماہ یا سال یا تعلم مکمل ہونے تک ہوگی، تو یہ نکاح متعہ کہلاتا ہے اور یہ حرام ہے

یا پھر وہ اس کی نیت رکھتا ہے لیکن شرط نہیں لگاتا، تو اس میں مسلک حنبلی میں مشہور یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے اور یہ عقد نکاح فاسد ہوگا، کیونکہ یہ کہتے ہیں : جس چیز کی نیت کی گئی ہے وہ مشروط کی طرح ہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کےلیے وہی ہی جو اس نے نیت کی"

اور اس لیے کہ اگر کسی مرد نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جس کو تین طلاق ہوچکی ہوں اور وہ اسے حلال کرنے کےلیے شادی کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ نکاح فاسد ہوگا، اور اگرچہ اس میں شرط نہ بھی ہو، کیونکہ نیت کردہ چیز مشروط کی طرح ہی ہے

چنانچہ اگر نیت حلال کرنے کی ہو تو یہ نکاح فاسد ہوجائیگا، تو اسی طرح متع کی نیت بھی نکاح کو فاسد کردیتی ہے حنابلہ کا قول یہی ہے

اوراس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ :

اگرکسی شخص کی نیت میں ہوکہ جب وہ یہ ملک چھوڑ کر جائیگا تو بیوی کو طلاق دے دے گا اس نیت سے شادی کرنا صحیح ہے ، مثلاوہ لوگ جو تعلیم وغیرہ کےلیے دوسرے ملک جاتے ہیں

علماء کا کہنا ہے : اس لیے کہ اس نے شرط نہیں لگائی ، اوراس نکاح اورنکاح متعہ میں فرق یہ ہے کہ نکاح متعہ کی مدت جب ختم ہوجائے تواس میں علیحدگی ہوجاتی ہے چاہے خاوند چاہے یاانکار کرے ، لیکن اس نکاح میں ممکن ہے کہ جب خاونداپنی بیوی میں رغبت رکھتا ہوتووہ اس کے پاس باقی رہے اوراسے وہ طلاق نہ دے ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ایک قول یہی ہے

اورمیرے نزدیک یہ صحیح ہے متعہ نہیں کیونکہ اس پرمتعہ کی تعریف لاگو نہیں ہوتی ، لیکن یہ اس اعتبار سے حرام ہی کہ اس میں بیوی اوراس کے خاندان والوں کےلیے دھوکہ وفراڈ پایا جاتا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ وفراڈ حرام کیا ہے ، کیونکہ اگر بیوی کو یہ علم ہوجائے کہ یہ شخص تواس سے صرف اتنی مدت کےلیے شادی کررہا ہے تووہ اس سے کبھی بھی شادی نہ کرے ، اوراسی طرح عورت کے خاندان والوں کو علم ہوجائے تووہ بھی اس کی شادی نہ کریں

اوراسی طرح وہ شخص خود بھی اس پر راضی نہیں ہوگا کہ اس کی بیٹی کی کسی ایسے شخص سے شادی ہوجس کی نیت میں ضرورت ختم ہونے کے بعد طلاق دینا ہو ، توپھر وہ اپنے لیے کس طرح اس معاملہ پر راضی ہورہا ہے کہ اگراس کےلیے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے تووہ اپنے لیے اسے پسند نہ کرے یہ ایمان کے خلاف ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن ہی نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کےلیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے "

اوراس لیے کہ میں نے سنا ہے کچھ لوگوں نے اس قول کوایسے معاملہ کےلیے ذریعہ اوروسیلہ بنا لیا ہے جوکسی بھی عالم دین نے نہیں کہا ، وہ یہ کہ وہ دوسرے ملکوں میں صرف شادی کےلیے جاتے ہیں ، وہ اس ملک میں شادی کےلیے جاتے ہیں اورپھر جتنا اللہ چاہے وہاں اس بیوی کے ساتھ رہتے ہیں جس کے متعلق ان کی نیت تھی کہ یہ شادی وقتی ہے ، اورپھر واپس آجاتے ہیں ، اس مسئلہ میں یہ عظیم ممانعت ہے اوراس کا دروازہ بند کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں دھوکہ وفراڈ پایا جاتا ہے اوراس لیے بھی کہ اس طرح کا دروازہ کھول دے گا ، کیونکہ لوگ جاہل ہیں اوراکثر لوگ کو خواہش اللہ کی حدود کی پامالی سے نہیں روکے گی " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/757-758) .

اور فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے :

" طلاق کی نیت سے شادی کرنا یہ ہے کہ : ایسی شادی جس میں نکاح کے ارکان اور شروط پائی جائیں اور خاوند کے دل میں متعین مدت کے بعد طلاق کی نیت ہو مثلا دس دن یا کوئی مجہول مدت ہو ؛ مثلا تعلیم مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کی غرض سے جس کی بنا پر وہاں آیا ہے اس کے بعد طلاق دے گا

نکاح کی یہ قسم باوجود اس کے کہ کچھ علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے لیکن فقہ اکیڈمی اس کی ممانعت کرتی ہے ؛ کیونکہ یہ دھوکہ وفراڈ پر مبنی ہے ، کیونکہ جب عورت کو یا اس کے ولی کو علم ہوجائے کہ اس کو طلاق دی جائیگی تووہ کبھی بھی اس عقد نکاح کو قبول نہ کریں

اوراس لیے بھی کہ یہ بہت ساری عظیم خرابیوں اور خطرناک قسم نقصانات کا باعث بنے گا جس سے مسلمانوں کی شہرت خراب ہوگی

اللہ عزوجل ہی توفیق دینے والا ہے ، اوراللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

بہر حال طلاق کی نیت سے شادی کرنا حرام ہے، اوراس میں یہ تردد ہے کہ آیا یہ نکاح متعہ کی طرح اصل میں باطل ہے یا کہ دھوکہ و فراڈ کی بنا پر نکاح حرام ہو گا

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

111841